مرزاقادیانی کوانگریزی نبوت کیسے ملی؟

سوچ

ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ جس کی آرائش و زیبائش قابل دید ہے۔ کمرے میں نقش و نگار سے مزین ایک میز پڑا ہے۔ میز کے ارد گرد حلقہ بنائے کچھ آدمی بیٹھے ہیں۔ یہ لوگ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں جیسے کسی نہایت اہم چیز کی تلاش ہو یا کسی الجھے ہوئے مسئلے کا حل مطلوب ہو۔ سوچنے والوں میں سے کسی کے ماتھے پر سوچ کی سلوٹیں ہیں۔ کوئی کرسی سے ٹیک لگائے پوری آنکھیں کھول کر خلاء میں گھور رہا ہے اور کوئی سگار منہ میں رکھے سوچوں کی وادیوں میں سرگرداں ہے۔ کمرے میں مکمل خاموشی ہے اور کبھی کبھی کسی کے کھانسنے یا بولنے سے یہ سکوت ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں؟ یہ انگریزی حکومت کے ہندوستان میں اعلیٰ عہدوں پر فائز سرکردہ لوگ ہیں۔ یہ مسلمانوں کی تاریخ اور ان کی نفسیات پر سوچ رہے ہیں۔ یہ ہندوستان کے سیاسی اور مذہبی حالات پر غور کر رہے ہیں۔ یہ ہندوستان میں اٹھنے والی مختلف دینی اور سیاسی، تحریکوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ وہ ان سوچوں میں گم ہیں کہ ہمیں ہندوستان کو غلام بنائے ایک لمبا عرصہ بیت گیا لیکن ہندوستان کے باہمت مسلمانوں نے ہماری غلامی کو آج تک تسلیم نہیں کیا۔ ہم ان کے دلوں سے مذہب کی محبت کی حدت و حرارت نہیں نکال سکے۔ ان کی مساجد آباد ہیں۔ دینی مدارس سے ہمارے خلاف جری جوانوں کی فوج تیار ہو کر نکل رہی ہے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے اپنے سینوں میں قرآن لئے پھرتے ہیں۔ ان کے علماء ہمارے عیسائی مبلغین کے پاؤں نہیں جمنے دیتے۔ لاکھوں عیسائی مبلغین کی ڈاریں پورے ہندوستان میں بکھیرنے کے باوجود ہم ناکام و نامراد رہے۔ہم ان کے دلوں سے ان کے نبیؐ کی محبت نہیں نکال سکے۔ قرآن کے لاکھوں نسخے جلوانے کے باوجود ان کے گھروں سے قرآن پڑھنے کی صدائیں اٹھتی ہیں۔

ہم نے انہیں پابند سلاسل کر کے دیکھ لیا لیکن ان کے دلوں میں فکر حریت کے چراغ کی لو کو مدھم نہ کر سکے۔ اگرچہ سیم و زر کے بل پر ہم نے چند غداروں کو خرید تو لیا لیکن انہوں نے ان غداروں پر لعنتوں کے ڈونگرے برسائے۔

کرسی صدارت پر بیٹھا ہوا گنجے سر والا آدمی اپنی مونچھوں کو مروڑتا ہوا بولا کہ میں نے وہ راز پا لیا ہے جس سے مسلمانوں کو دائمی غلام بنایا جا سکتا ہے۔ وہ بولا کہ جہاد ہی وہ جذبہ ہے جو مسلمانوں میں جرأت' ہمت اور شجاعت پیدا کرتا ہے اور ان کے ہاتھ ہمارے گریبانوں تک پہنچاتا ہے۔ جب بھی کوئی مرد قلندر نعرہ جہاد بلند کرتا ہے تو فاقہ مست مسلمان اس کی صدا پر لبیک لبیک کہتے ہوئے میدان کار زار میں کود پڑتے ہیں اور دیوانہ وار اپنے دین پر نثار ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمان جب ہم سے بر سرپیکار ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے موت نہیں بلکہ نعمتوں سے لدی جنت اور دل میں اللہ اور اپنے رسولؐ سے ملاقات کی تڑپ ہوتی ہے۔ ایسی قوم کو غلام بنانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کے دلوں سے جذبہ جہاد نوچ لیا جائے لیکن اس کے لئے ہمیں ایک جھوٹے نبی کی ضرورت ہو گی' جو اعلان کرے گا کہ خدا نے مجھے اس دھرتی پر نبی اور رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اعلان کرے گا کہ اب اللہ تعالیٰ نے جہاد کو حرام قرار دے دیا ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے سے سادہ لوح مسلمانوں کی محبتوں اور عقیدتوں کا رخ اپنے نبی سے ہٹ کر اس جھوٹے نبی کی جانب ہو جائے گا اور اس طرح وہ شخص اپنی اچھی خاصی جماعت بنا لے گا اور پھر وہ اور اس کی جماعت جہاد کے حرام ہونے کی تبلیغ و تشہیر کرے گی۔

جھوٹے نبی کی تلاش

وائسرائے ہند کے کہنے پر جھوٹے نبی کی تلاش شروع ہو گئی۔ تلاش کرنے والے ماہرین کو تاکید کی گئی کہ سب سے زیادہ کوشش اس نکتہ پر کی جائے کہ مطلوبہ شخص پنجاب سے مل جائے! کیونکہ پنجاب کے لوگ بڑے بہادر' دلیر اور دلاور ہوتے ہیں۔ زیادہ تر دینی و سیاسی تحریکیں پنجاب ہی سے اٹھتی ہیں۔ جھوٹے نبی کی تلاش کرنے والی ٹیم اپنے مشن پر روانہ ہو جاتی ہے۔ کچھ دنوں بعد ٹیم کا ایک شخص اپنے

ساتھ درمیانے قد کے ایک آدمی کو لاتا ہے۔ جس کا منہ میلا کچیلا' آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور ادھ کھلی' موٹے موٹے ہونٹ جن پر سیاہی پھیلی ہوئی' سر اور داڑھی کے بال الجھے ہوئے اور کنگھی سے ناآشنا' بڑے بڑے اور گہرے کان جیسے چھوٹے چھوٹے پیالے ہوں' دانتوں سے جھانکتی ہوئی پیلاہٹ' کپڑوں پر میل کی تہیں' خاک میں اٹے ہوئے جوتے اور غیر متوازن جسم۔ یہ شخص چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اور جھومتا ہوا کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ جھوٹے نبی کا انتخاب کرنے والی ٹیم کے تمام ممبران کمرے میں بیٹھے ہیں۔ وہ حیرت زدہ ہو کر آنے والے آدمی سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے ساتھ یہ شخص کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ جناب یہ آپ کی نبوت کا امیدوار ہے۔ وہ غصے سے کہتے ہیں تمہیں اس کے سوا کوئی اور نہ ملا۔ یہ انسان ہے کہ بھوت؟ اس کی شکل دیکھ کر تو ہمیں متلی آ رہی ہے' لوگ اس کو کیسے نبی مان لیں گے۔ آنے والا شخص جواب دیتا ہے کہ جناب ہم نے سارا ہندوستان چھان مارا۔ بڑے بڑے غداروں اور دولت و اقتدار کے حریصوں کو اس کام کے لئے تیار کرنے کی انتہائی کوشش کی لیکن ہر ایک نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ جناب نبوت کا دعویٰ تو بڑی دور کی بات ہے ہمیں تو یہ سوچ کر ہی کپکپی سی آتی ہے اور خوف سے جسم میں سرد لہر دوڑ جاتی ہے۔ جناب ہم نے یہ تجربہ کیا ہے مسلمان کتنا ہی گناہ گار ہو وہ اپنے نبی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور اپنے نبی کی عزت و ناموس پہ جان قربان کرنا اپنے لئے سعادت عظمیٰ سمجھتا ہے۔ جناب! یہی ایک بختوں کا مارا' نصیبوں کا ہارا ملا ہے جس کی مہار شیطان نے تھام رکھی ہے۔ آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا ہے۔ آگے جناب کی مرضی لیکن یہ بات یاد رہے کہ دیکھنے میں تو یہ پھٹا پرانا اور فرسودہ و بد شکل معلوم ہوتا ہے لیکن ہے بڑے کام کی چیز اور جھوٹی نبوت کے لئے جن اوصاف رذیلہ کی ضرورت ہوتی ہے اس میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ انٹرویو تو لے کر دیکھیں۔ چند منٹوں میں صورت حال نکھر کر آپ کے سامنے آ جائے گی۔

انٹرویو

بورڈ ـــــ تمہارا نام' ولدیت' پتہ؟

مرزا قادیانی --- میرا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ میرے باپ کا نام غلام مرتضیٰ اور میرا گھر مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے چھوٹے سے گاؤں قادیان میں ہے۔

بورڈ --- تمہاری تعلیم؟

مرزا قادیانی --- میں ٹوٹی پھوٹی اردو' ٹوٹی پھوٹی انگریزی اور بہت ہی ٹوٹی پھوٹی عربی جانتا ہوں۔

بورڈ --- آج کل کیا کام کرتے ہو؟

مرزا قادیانی --- آج کل میں سیالکوٹ کی کچہری میں منشی ہوں۔

بورڈ --- نبی تو علم کا سمندر ہوتا ہے اور تمہاری تعلیم تو بہت کم ہے مگر ہمیں اپنی نبوت چلانے کے لئے بہت سارا لٹریچر اور بہت ساری کتابیں چاہئیں۔ تو پھر یہ لٹریچر اور کتابیں کون لکھے گا؟

مرزا قادیانی --- جناب آپ فکر نہ کریں میرا ایک دوست حکیم نور الدین ہے۔ وہ پڑھا لکھا آدمی ہے اور پہلے ہی اسلام کے بہت سے بنیادی عقائد کا باغی ہے۔ وہ ہر قدم پر میرے ساتھ ہو گا اور کچھ علمائے سو اس کے دوست ہیں' وہ بھی آ جائیں گے۔ باقی تحریف قرآن و حدیث کے لئے عیسائیوں اور یہودیوں کی ٹیم آپ مجھے دے دیں۔ وہ سب مل کر کتابیں اور لٹریچر تیار کریں گے اور کتابوں پر نام میرا چلے گا اور اس طرح پورے ہندوستان میں میرے علم کا ڈنکا بجے گا اور میں اپنا نام " سلطان القلم" رکھ لوں گا۔ (ہی ہی ہی ہی)

بورڈ --- نبی تو بڑے حسین و جمیل ہوتے ہیں اور تم تو بڑے کریہہ الصورت ہو۔ تمہارے نقوش انتہائی بھدے اور رنگ کالا ہے۔ لہٰذا اس رنگ اور شکل کے ساتھ تمہارا نبی بننا بہت مشکل ہے۔

مرزا قادیانی --- سر جی! دراصل میں بچپن میں دوپہر کو چلچلاتی دھوپ میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا اور گاؤں میں آوارہ گردی کرتا تھا۔ جس سے میرا رنگ کالا ہو گیا۔ آپ کے ولایت میں رنگ گورا کرنے والی اعلیٰ سے اعلیٰ کریمیں بنتی ہیں آپ وہ کریمیں مجھے منگوا کر دیں' میں وہ کریمیں اپنے بوتھے پر خوب رگڑوں گا اور جتنا بھی ممکن ہو سکا اپنا

رنگ صاف کروں گا اور جہاں تک میرے بھدے نقوش کی بات ہے اگر آپ کا دل مانے تو پھر آپ میری پلاسٹک سرجری کروالیں' ویسے میں آپ کو ایک بات بتاؤں جھوٹے نبی ہوتے ایسی ہی شکلوں کے ہیں۔ امت مسلمہ میں سب سے پہلے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا اسود عنسی تھا۔ وہ انتہائی کالا اور بدشکل تھا۔ جس کی وجہ سے اسے اسود (کالا) کہا جاتا تھا اور عنسی اس کے قبیلے کا نام تھا۔ آپ مسیلمہ کذاب کو دیکھئے اس کا قد انتہائی ٹھگنا اور چہرے پر لعنتیں ملامتیں رقص کرتی تھیں۔

سر جی! جو بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اس کا منہ سیاہی چوس کی طرح لعنت چوس ہو جاتا ہے اور اللہ ' اس کے فرشتوں' انسانوں' جنوں اور حجرو شجر کی طرف سے اس پر لعنتیں پڑتی ہیں اور اس کا منہ لعنت ہاؤس بن جاتا ہے۔ آپ ابھی سے گھبرا رہے ہیں۔ ابھی تو جب میں دعویٰ نبوت کروں گا پھر دیکھنا میرا منہ کس طرح "نٹے منہ" بنتا ہے۔

بورڈ ـــ تم سے بدبو بہت آ رہی ہے تم نہاتے نہیں ہو۔

مرزا قادیانی ـــ سر جی! دراصل میں افیون کھاتا ہوں اور آپ کو تو پتہ ہے کہ جو افیون کھاتا ہے وہ پانی سے بڑا ڈرتا ہے۔

بورڈ ـــ ہم نے تم کو اب غور سے دیکھا ہے تو پتہ چلا ہے کہ تم تو کانے بھی ہو۔ تمہاری ایک آنکھ چھوٹی ہے اور ایک بڑی ہے اور ویسے بھی تمہاری دونوں آدھ کھلی آنکھیں ہروقت خوابیدہ سی رہتی ہیں ان مست الست آنکھوں کا کیا کیا جائے۔

مرزا قادیانی ـــ سر جی! آپ بے فکر رہیں میں کہوں گا کہ میری آنکھوں کی یہ حالت کثرت عبادت کی وجہ سے ہے۔ لوگ سمجھیں گے کہ شب بیداری کی وجہ سے آنکھوں کی یہ حالت ہو گئی ہے اور وہ مجھے کوئی بہت ہی پہنچی ہوئی ہستی سمجھیں گے۔

(ہی ہی ہی ہی)

بورڈ ـــ ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ جب تم زیادہ مقدار میں افیون کھا لیتے ہو تو گھٹنوں میں سر دے کر اونگھتے رہتے ہو۔

مرزا قادیانی ـــ سر جی! گھبرانے کی کوئی بات نہیں لوگ سمجھیں گے کہ حضرت

صاحب مراقبے میں بیٹھے ہیں (ہی ہی ہی ہی)

بورڈ ۔۔۔ نبوت کی ذمہ داری بہت بھاری ذمہ داری ہوتی ہے۔ نبی کو انتہائی محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے۔ لمبے لمبے سفر کرنا پڑتے ہیں۔ دشمنوں سے برسرپیکار ہونا پڑتا ہے۔ فصاحت و بلاغت پر مبنی تقاریر کرنا پڑتی ہیں۔ لوگوں کی تربیت کرنا پڑتی ہے۔ لیکن تمہاری صحت تو بالکل کمزور اور رنگ زرد ہے۔ چلتے ہو تو ٹانگیں کانپتی ہیں اور سر جھومتا ہے۔ اس کا کیا تدارک ہے؟

مرزا قادیانی ۔۔۔ میں ایک غریب الوطن ہوں' پردیس میں نوکری کرتا ہوں۔ کچہری میں پندرہ روپے ماہوار میری تنخواہ ہے۔ گھر بھی پیسے بھیجنے پڑتے ہیں۔ یہاں بھی خرچ ہوتا ہے۔ غربت کی چکی میں پس پس کر میری یہ حالت ہو گئی ہے۔ بڑی مشکل سے دو وقت کی دال روٹی چلتی ہے اور وہ بھی اگر دس پندرہ روپے رشوت نہ لوں تو فاقوں سے مر جاؤں۔ جناب جب آپ مجھے اپنا نبی بنا لیں گے تو پھر میں بکرے' مرغے' مرغابی' تیتر' بٹیر' قورمہ' زردہ' پلاؤ اور انواع و اقسام کے پھل کھاؤں گا۔ اور اوپر سے ای پلومر کی شراب کی بوتل چڑھاؤں گا تو پھر میری صحت قابل رشک ہو جائے گی۔ (ہی ہی ہی ہی)

بورڈ ۔۔۔ تمہاری زبان میں لکنت ہے اس سے تو ہمیں بہت نقصان پہنچے گا جب تم تقریر کرو گے تو لوگ تمہارا مذاق اڑائیں گے۔

مرزا قادیانی ۔۔۔ سر جی! آپ بالکل بے فکر رہیں۔ میں لکنت کو اس انداز سے استعمال کروں گا کہ لوگ سمجھیں گے کہ فکر دین کی وجہ سے میری آواز رندھی ہوئی ہے اور مجھ پر رقت طاری ہے۔ (ہی ہی ہی ہی)

بورڈ ۔۔۔ تم کانے ہو ہمارا خیال ہے کہ ہم تمہاری آنکھ کا آپریشن کرا کے تمہاری آنکھ ٹھیک کرا دیں۔

مرزا قادیانی ۔۔۔ جناب میں پیدائشی کانا ہوں' میں قدرتی کانا ہوں۔ اس لئے آپریشن سے میری آنکھیں ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ ویسے آپ کی محبت کا بہت بہت شکریہ!

بورڈ ۔۔۔ تم مسلمانوں کو اپنے گرد کس طرح اکٹھا کرو گے؟

مرزا قادیانی ---- میں عیسائیوں اور ہندوؤں سے مناظرے کروں گا۔ ان کے خلاف تقریریں کرونگا اور ان کے خلاف لٹریچر شائع کروں گا۔ جس سے مسلمان مجھے ملت اسلامیہ کا مجاہد اور ہمدرد و غمگسار سمجھیں گے۔ اس طرح میں ان کا لیڈر بن جاؤں گا اور بہت سے لوگ میرے گرد اکٹھے ہو جائیں گے۔ کیسا ہے' جناب؟ (ہی ہی ہی ہی)

بورڈ ---- ہم نے نوٹ کیا ہے کہ تم گالیاں بہت بکتے ہو۔

مرزا قادیانی ---- سر جی! یہی تو میرے پاس حریف کو بھگانے کا ہتھیار ہے ورنہ میرے پاس رکھا ہی کیا ہے۔

بورڈ ---- نبوت کاذبہ کو چلانے کے لئے بندے کو بہت جھوٹا' مکار' عیار' ڈھیٹ' بے شرم' دجال کذاب وغیرہ ہونا بہت ضروری ہے۔ کیا تم میں یہ "خوبیاں" پائی جاتی ہیں اور کیا اس کا تمہیں کوئی عملی تجربہ بھی ہے؟

مرزا قادیانی ---- سر جی! جتنی عمر ہے اتنا ہی تجربہ ہے۔ یہ ساری "خوبیاں" جن کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ میری گھٹی میں پڑی ہوئی ہیں اور میں ان تمام "خوبیوں" کا مظہر کامل ہوں۔ میں بچپن میں گھر سے چیزیں چرایا کرتا تھا۔ ساتھیوں سے چیزیں چھین کے کھا جاتا تھا۔ گھر سے پیسے غائب کرلیتا تھا۔ ابا کی پنشن لے کر بھاگ جاتا تھا۔ تھیٹر میں جا کر فلمیں دیکھتا تھا۔ پھر کچہری میں ملازم ہو گیا۔ یہاں سے رشوتیں وصول کرنے' جھوٹی تسلیاں دینے اور ادھر کا مال ادھر کرنے کے فنون میں مہارت تامہ حاصل کی۔ اب میں خود کو آپ کا نبی ہونے کے لئے سو فیصد فٹ سمجھتا ہوں۔

بورڈ ---- تم اپنے مذہب اور نبوت کی داغ بیل کس طرح ڈالو گے؟

مرزا قادیانی ---- میں نبی بن جاؤں گا۔ بیگم کو ام المومنین بنا لوں گا۔ بیوی بچوں کو اہل بیت بنا لوں گا۔ اپنے ساتھیوں کو صحابہ کہوں گا۔ اپنے شہر قادیاں کو مکہ و مدینہ کہوں گا۔ جنت البقیع کے مقابلہ میں قادیان میں بہشتی مقبرہ بناؤں گا۔ من گھڑت باتوں کو وحی کہوں گا۔ اپنی گفتگو کو حدیث کہوں گا۔ اپنے فرضی فرشتوں کی فہرست بناؤں گا اور خود کو اولی الامر قرار دے دوں گا اور آپ کی اطاعت' اللہ اور رسول کی اطاعت قرار دے دوں گا' جہاد کو حرام قرار دے دوں گا۔ غرضیکہ اسلام کے مقابل اپنا

اسلام کھڑا کر دوں گا۔ کیسا ہے میری سرکار؟ (ہی ہی ہی ہی)

بورڈ ۔۔۔ مسٹر مرزا قادیانی ہم نے ہر پہلو سے اور ہر طرح سے تمہارا انٹرویو کیا ہے'

جس میں تم نے ثابت کیا ہے کہ تم واقعی ایک عیار' مکار' دغاباز' فتنہ ساز' دجال' کذاب' ضمیر فروش' ایمان فروش اور ملت فروش شخصیت ہو۔ تمہیں مبارک ہو کہ ہم نے تمہیں اپنی "نبوت" کے لئے منتخب کر لیا ہے۔ ہم ابھی نائی کو بلاتے ہیں' وہ تمہارے آوارہ بالوں کی حجامت کرے گا۔ تمہاری داڑھی کی تراش خراش کرے گا۔ تمہاری بے مہار مونچھیں جو تمہارے دانتوں کو چوم رہی ہیں ان کو چھوٹا اور سیٹ کرے گا۔ جنگلی جانوروں کی طرح تمہارے بڑھے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو کاٹے گا۔ پھر تمہیں انگلش صابن دیں گے اور تم اپنے جسم پر پچھلے دو برس سے جمی ہوئی میل کی تہوں کو دور کرو گے۔ پھر ہمارا میک اپ کا ماہر آدمی تمہارے تن سے یہ چیتھڑے اتار کر خوبصورت شلوار قمیض پہنائے گا اور شلوار قمیض کے اوپر واسکٹ پہنائے گا پھر تمہارے بدن سے اٹھنے والی بدبو کو مارنے کے لئے تم پر خوشبو چھڑکے گا۔ تمہاری اجڑی ہوئی آنکھوں میں دم دار سرمہ لگا کر انہیں چمکائے گا۔ تمہارے پھٹے پرانے جوتے اتار کر تمہیں لندن کے بوٹ پہنائے گا اور پھر تمہارے سر پر ایک بہت بڑی پگڑی باندھے گا۔ پھر تم مسکرائے گا اور وہ تمہارا فوٹو اتارے گا اور وہ فوٹو ملکہ کے پاس لندن بھیج دیا جائے گا اور تمہیں دولت کی تجوریاں دے کر انگریزی نبوت چلانے کے لئے قادیان بھیج دیا جائے گا۔ تم بھی خوش ۔۔۔ ملکہ بھی خوش ۔۔۔۔ ہم بھی خوش ۔۔۔ قہقہے ۔۔ قہقہے ۔۔ قہقہے۔۔۔

مجلس احرار کی تحریک آزادی کشمیر ۱۹۳۰ء کی نہایت دلچسپ روداد

احرار اور تحریک کشمیر

ماسٹر تاج الدین انصاری

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان۔

قیمت =/10 روپے